ام المؤمنین حضرت عائشہ رضؓ

تحریر:۔ عبدالرشید عراقی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا[1] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں والدہ کا نام ام رومان ہے ان کی ولادت نبوت کے پانچویں سال آخری حصہ میں ہوئی۔ ہجرت سے ۳ سال قبل شوال سن ۱۰ نبوی جب کہ ان کی عمر ۶ سال تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا۔ ۹ سال کی تھیں جب ان کی رخصتی ہوئی اور ۱۸ سال کی عمر ۱۱ھ میں بیوہ ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا[1] کی تعلیم و تربیت کا اصلی زمانہ رخصتی کے بعد شروع ہوتا ہے انہوں نے اسی زمانہ میں پڑھنا سیکھا۔ حضرت عائشہ تمام دینی علوم سے بہرہ ور تھیں علم دینیہ (تفسیر حدیث، فقہ) کے علاوہ فرائض، احکام، حلال و حرام اخبار و اشعار طب و حکمت تاریخ و ادب اور انساب وغیرہ میں علوم کی جامع تھیں۔ فقیہ امت ان کا لقب تھا۔ محدثین نے ان کو افقہ الناس احسن الناس اور اعلم الناس کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

امام زھریؒ ان کے بارے میں فرماتے ہیں۔

لو جمع علم عائشہ الی علم جمیع ازواج النبی ﷺ و علم جمیع النساء لکان علم عائشہ افضل [1]

اگر تمام ازواج مطہرات کا علم اور تمام مسلمان عورتوں کا علم جمع کیا جائے اور اس کے مقابلہ میں حضرت عائشہ کا علم جمع کیا جائے تو ان کا علم سب سے اعلیٰ اور افضل ہوگا۔

مشہور تابعی حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں۔

کانت عائشہ افقہ الناس واعلم الناس واحسن الناس رایا فی العامتہ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا[1] سب سے زیادہ فقیہ، سب سے زیادہ صاحب علم اور عوام میں سب سے زیادہ اچھی رائے والی تھیں۔

حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ کا قول ہے۔

ماراایت احسن اعلم بالقران ولا بفریضۃ ولابحلال ولابفقہ ولابشعر ولابطب ولابحدیث العرب ولانسب من عائشۃ [۳]

قرآن ' فرائض ' حلال و حرام 'فقہ ' شاعری 'طب 'عرب کی تاریخ اور نسب کا حضرت عائشہ سے بڑھ کر عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

امام ذہبی لکھتے ہیں کہ

من اکبر فقہاء الصحابۃ وکان فقہاء واصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجعون الیہا تفقہ بہا جماعتہ [۴]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بڑے فقہاء وصحابہ میں سے تھیں اور فقہائے صحابہ دینی مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے ایک جماعت نے ان سے فقہ حاصل کی۔

علوم دینیہ میں مرتبہ:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تمام علوم دینیہ میں ممتاز تھیں۔ ان کی فقاہت' جامعیت اجلہ صحابہ کرام میں مسلم تھی اور سب ہی حضرات ان کے علم 'فضل 'اصابت رائے 'اور دینی علم میں تبحر کے قائل تھے۔

قرآن مجید:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبوت کے ۱۴ ویں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئیں اور آپ کی رفاقت تقریباً دس سال ہے ان کی عادت تھی کہ جب کسی آیت کا مطلب سمجھ میں نہ آتا۔ تو اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرماتیں۔ تاہم ان کو قرآن مجید کا وسیع علم حاصل تھا۔ قرآن مجید میں ہے۔

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی ۵
نمازوں کی پابندی کرو خصوصاً بیچ کی نماز کی۔

بیچ کی نماز کے بارے میں صحابہ کرام میں اختلاف ہے حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اس سے ظہر کی نماز مراد لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے عصر کی نماز مراد لیتی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی بیچ کی نماز عصر کی نماز کو قرار دیتے ہیں۔

حدیث:۔

علم حدیث میں آپ کا پایہ بہت بلند ہے ابن سعد نے محمود بن لبید کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ کان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ولا مثلا لعائشۃ وام سلمۃ وکانت عائشۃ تفتی فی عہد عمر وعثمان الی ان ماتت یرحمہا اللہ وکان الاکابر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر وعثمان بعدہ یرسلان الیہا فیسالا عن السنن۔۵

عام طور سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کی حدیثوں کو بہت زیادہ یاد رکھتی تھیں مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس بارے میں سب سے آگے تھیں اور حضرت عائشہ حضرت عمر اور حضرت عثمان کے دور خلافت میں فتوی دیا کرتی تھیں حتی کہ وصال تک فتوی دیتی رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اکابر صحابہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں آدمی بھیج کر ان سے احادیث و سنن کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے۔۷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں اور کثیر الروایۃ صحابہ کرام میں ان کا چھٹا نمبر ہے روایت کی کثرت کے ساتھ تفقہ اور قوت استنباط میں بہت ممتاز تھیں۔

امام بخاری نے صحیح بخاری میں اور امام ترمذی نے جامع ترمذی میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن کے اندر اندر کھالیا جائے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس حکم کو دائمی سمجھا۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حکم کو استحبابی سمجھا۔ اور اس حکم کی روایت انہوں نے ان الفاظ میں کی۔ کہ

> قربانی کے گوشت کو نمک ڈال کر ہم رکھ چھوڑتے تھے مدینہ میں اس کو آپ کے سامنے پیش کرتے تھے آپ نے فرمایا تین دن کے بعد نہ کھایا کریں۔ یہ حکم قطعی نہ تھا بلکہ آپ یہ چاہتے تھے کہ لوگ دوسروں کو کچھ اس میں سے کھلایا کریں۔۸

اور دوسری روایت میں اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔

> ان دنوں قربانی کرنے والے کم تھے اس لئے آپ نے چاہا کہ جو قربانی نہیں کرسکتے ان کو کھلائیں۔۹

فقہ و قیاس:۔

فقہ و قیاس میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت ممتاز تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے استنباط مسائل میں یہ اصول تھا۔ کہ پہلے قرآن مجید سے مسئلہ تلاش کرتیں۔ اگر قرآن مجید سے مسئلہ حل نہ ہوتا تو احادیث کی طرف رجوع فرماتیں اگر حدیث اس سلسلہ میں رہنمائی نہ کرتی تو پھر اسکے بعد قیاس کا درجہ ہوتا۔

ایک صاحب نے ان سے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ متعہ ۷ھ تک جائز تھا۔ خیبر میں اس کی حرمت کا اعلان کیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس کی حرمت تو قرآن مجید میں آچکی ہے اور یہ آیات پڑھیں۔

> والذین لفروجهم حفظون الاعلی ازواجهم اوما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین ۱۰

جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں کے ساتھ یا اپنی باندیوں کے ساتھ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

ممتوعہ نہ بیوی ہے اور نہ باندی اس لئے متعہ جائز نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بہت سے فقہی احکام میں اپنے معاصرین سے اختلاف کیا ہے اور محدثین نے اپنی کتابوں میں اختلاف کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چوری کے مال کی قیمت اگر کم سے کم تین درھم بھی ہے تو ہاتھ کاٹا جائے گا[۱]۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دس درھم کی مالیت سے مال کم ہے تو ہاتھ نہیں کاٹنا چاہیے۔[۲]

علم کلام و عقائد:۔

علم کلام و عقائد میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت بلند تھیں اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام عدول، ثقہ، مامون تھے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خانہ جنگیوں میں اہل مصر اور عراق اور اہل شام کے ایک دوسرے کے حامی اور طرفدار صحابہ پر لعن طعن کرتے تھے حضرت عائشہ نے اس کو حکم الٰہی کے خلاف سمجھا اور قرآن مجید سے استدلال کرتے ہوئے اپنے بھانجے سے فرمایا۔

یا ابن اختی امروا ان یستغفروا لا صحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسبوا۔[۳]

اے بھانجے حکم دیا گیا تاکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے رحمت کی دعا کریں تو یہ لوگ گالی دیتے ہیں۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی اس آیت سے استدلال کیا جو مہاجرین و انصار کی تعریف کے سلسلہ میں ہے۔

والذین جاء وا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاللذین

امنوا ربنا انک روف رحیم۔۱۴

اور ان صحابہ کے بعد جو نسل آئے وہ کہے کہ خداوندا ہم کو معاف کر۔ ہمارے ان بھائیوں کو بھی۔ جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے ساتھ کینہ نہ پیدا کر۔ اے ہمارے پرورگار تو مہربان اور رحیم ہے۔

علم اسرار الدین:۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شریعت کے سارے احکام مصلحتوں پر مبنی ہیں لیکن ان مصلحتوں پر بندوں کا مطلع ہونا ضروری نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ سلف کا اس علم کا مدون نہ کرنا ہمارے دعویٰ کو مضر نہیں۔ جبکہ خود آنحضرت ﷺ نے اس کے اصول و فروع ذکر فرمائے۔ اور فقہائے صحابہ مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ نے آپ کی اس میں تقلید کی۔ اور امور کی تحقیق اور ان کے وجوہ ظاہر کئے۔۱۵

فجر کی نماز میں دو ہی رکعت کیوں رہیں اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

نماز فجر میں رکعتوں کا اضافہ نہ ہوا کیونکہ صبح کی دونوں رکعتوں میں لمبی سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔۱۶

آنحضرت ﷺ کا جب انتقال ہوا۔ تو صحابہ کرام میں آپ کے دفن کرنے کے بارے میں اختلاف ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پیغمبر جس جگہ وفات پاتے ہیں وہیں دفن ہوتے ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ عائشہ میں انتقال کیا ہے۔ اس لئے آپ کو اسی جگہ دفن کیا جائے۔ حضرت عائشہ اس کا اصلی سبب یہ بتاتی ہیں۔

آپ نے مرض الموت میں فرمایا کہ خدا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں

نے اپنے پیغمبروں کو قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر یہ نہ ہوتا۔ تو آپ کی قبر کھلے میدان میں ہوتی لیکن چونکہ اس کا خوف تھا کہ وہ بھی سجدہ گاہ نہ بن جائے۔ اس لئے آپ حجرہ کے اندر دفن ہوئے۔ ۱۷

طب۔ تاریخ وادب وخطابت وشاعری:۔

حضرت عائشہ قرآن' فرائض' حلال وحرام' شاعری' عرب کی تاریخ ونسب میں علمی تبحر کی حامل تھیں۔ طب سے بہت واقفیت تھی جنگ احد میں آپ نے زخمیوں کی مرہم پٹی کی تھی ۱۸

تاریخ سے بھی بہت واقفیت تھی اور اسکے ساتھ انساب کی بھی ماہر تھیں اور ان فنون سے واقفیت ان کا خاندانی ورثہ تھا امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں تذکرہ عائشہ میں حضرت عروۃ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

ما را یت احدا امن الناس اعلم بحدیث العرب والنسب من عائشہ ۱۹

میں نے حضرت عائشہ سے زیادہ کسی کو عرب کی تاریخ ونسب کا ماہر نہ پایا۔

ادب میں بھی حضرت عائشہ کا بہت مقام تھا۔ فصاحت شیریں کلام اور فصیح اللسان تھیں جامع ترمذی باب مناقب عائشہ میں ہے کہ موسیٰ بہ طلحہ کہتے ہیں کہ

ما را یت افصح من عائشہ ۲۰

حضرت عائشہ سے زیادہ فصیح اللسان میں نے نہیں دیکھا

خطابت میں بھی ان کا درجہ بہت بلند تھا۔ ان کی تقریر بہت موثر ہوتی تھی علامہ ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ کی وہ تقریریں جو آپ نے جنگ جمل میں کی تھیں نقل کی ہیں جن سے ان کی حسن گفتار اور فصاحت لسانی کا اندازہ ہوتا ہے۔

شاعری میں بھی حضرت عائشہ باکمال تھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی شعر وسخن کے جوہری تھے۔ اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فن ان سے سیکھا۔ حضرت عائشہ کو بہت اشعار زبانی یاد تھے جن میں ایسے اشعار بھی تھے جو جاہلی شعراء کے تھے۔

حضرت عائشہ کے بھائی عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال وطن سے باہر ہوا ان کی لاش مکہ معظمہ لاکر دفن کی گئی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مکہ جانے کا اتفاق ہوا تو آپ اپنے بھائی کی قبر پر تشریف لے گئیں اور اس وقت آپ نے یہ شعر پڑھے۔

و کنا کند مافی جذیمتہ حقبتہ

من الدھر حتی قیل لن یتصد ھا

ہم مدت تک بادشاہ جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ لوگ کہنے لگے اب ہرگز یہ علیحدہ نہ ہوں گے۔

فلما تفرقنا کانی و مالکا

اطول اجتماع لم یبت لیلتہ معا

جب ہم علیحدہ ہو گئے تو گویا میں نے اور مالک طول اجتماع کے باوجود ایک شب بھی ساتھ بسر نہیں کی۔ ۲۱

تعلیم و افتاء:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے فقہی آراء و فتاوی کی روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جس میں ان کے خاص رشتہ دار بھی تھیں۔ اور دوسرے حضرات بھی حافظ ابن حجر عسقلانی نے تہذیب التہذیب میں ان کے تلامذہ کی فہرست نقل کی ہے۔ ۲۲ حافظ ابن القیمؒ لکھتے ہیں کہ ان کے بھتیجے قاسم بن ابی بکر اور بھانجے عروۃ بن زبیر ان کے فقہی مسائل و آراء سے تجاوز نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ان کے یہی فقہی مسلک پر عمل کرتے تھے۔ ۲۳

وفات:۔

حضرت عائشہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں ۶۷ سال کی عمر میں ۱۷ رمضان ۵۸ھ / ۱۳ جون ۶۷۸ء مدینہ میں انتقال کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ ۲۴

فٹ نوٹ

۱ طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۳۷۴' ۲ مستدرک حاکم بحوالہ سیرۃ عائشہ علامہ سید سلمان ندوی ص ۱۷۱ طبع کراچی ۱۹۶۷ء

۳ زرقانی ج ۳ ص ۲۲۷' ۴ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۶

۵ البقرہ ۔ ۲۳۸ ۔ ۶ مسند احمد ج ۵ ص ۲۰۶' ۷ طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۳۷۴

۸ صحیح بخاری کتاب الاضاحی' ۹ جامع ترمذی' ۱۰ المومنون ۔ ۵ ۔ ۴

۱۱ بخاری باب سرقہ وحدود ۱۲ دار قطنی 'کتاب الحدود' (بحوالہ سیرۃ عائشہ سید سلیمان ندوی ص ۲۱۹' ۱۳ صحیح مسلم کتاب التفسیر

۱۴ الحشر ۱۰' ۱۵ مقدمہ حجۃ اللہ البالغہ ۱۶ مسند احمد ج ۶ ص ۲۴۱

۱۷ مسند احمد ج ۶ ص ۱۲۱' ۱۸ سنن ابوداؤد کتاب الجہاد' ۲۰ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۶' ۲۱ جامع ترمذی' ۲۱ سیرۃ عائشہ سید سلیمان ندوی ص ۲۵۲' ۲۲ تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۴۳۳ تا ۴۳۵

۲۳ اعلام الموقعین ج ۲ ص ۱۷' ۲۴ سیرۃ عائشہ ص ۔ ۱۵۴

بقیہ : نظم

مجاہد کی اعانت کا ہے وعدہ رب تعالیٰ کا
ازل سے کرتا آیا ہے مدد اپنے پیاروں کی
خلوص دل سے عاصم آج بھی گر ہم یقیں کر لیں
خزاں کو بھی عطا کر دے وہ صورت بہاروں کی

۱ ...... کان حقا علینا نصر المومنین (القرآن)